بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

ترجمان کے اس پرچہ کی اشاعت میں تاخیر ہوگئی۔ اور ہم کو نہایت افسوس ہے کہ اس تاخیر سے رسالہ کی اس باقاعدگی میں خلل پڑ گیا جس کو ایک سال سے ہم مشکلات کے باوجود برقرار رکھتے تھے اور جس کو برابر باقی رکھنا چاہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ راقم سطور کو بعض تعلیمی و تبلیغی کاموں کے سلسلہ میں مرکز سے باہر جانا پڑا اور اس میں پورا مہینہ صرف ہو گیا۔ مرکز سے غیر حاضری کی جرأت اس بھروسہ پر کی گئی تھی کہ مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی گردہ کے اپریشن سے فارغ ہو کر مرکز میں تشریف لا چکے تھے اور توقع تھی کہ اب ان کی صحت اس قابل ہو چکی ہے کہ وہ تمام کاموں کو سنبھال سکیں گے۔ لیکن یہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ ابھی وہ لکھنے پڑھنے کا کام شروع بھی نہ کر پائے تھے کہ ان کے اس گردہ میں درد اٹھا جس کا اپریشن ہوا تھا اور درد کی نوعیت ایسی تھی کہ اس طرح کے دردِ گردہ کی اس طویل بیماری کے سلسلہ میں ان کو اب تک پہلے تجربہ نہیں ہوا تھا۔ مجبوراً پھر ڈاکٹر سے رجوع کرنا پڑا۔ ڈاکٹر نے اکسرے کا مشورہ دیا۔ اکسرے سے دریافت ہوا کہ گردہ میں پھر پتھریاں بننی شروع ہو گئی ہیں۔ دو تین پتھریاں چھوٹے دانوں کے برابر کی بالفعل موجود ہیں۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اکسرے کے اس انکشاف کا اس مریض پر کیا اثر ہوا ہوگا جس کو ابھی اپریشن کے کمرے سے نکلے ہوئے پورا ایک مہینہ بھی نہ گذرا ہو اور جس کے گردہ سے ایک دو نہیں بلکہ چھوٹی بڑی پانچ پتھریاں نکالی جا چکی ہوں۔ قدرتی طور پر اس چیز کا مولانا پر بہت سخت اثر ہوا۔ مرض کی شدت نے ان کے جسم کو بھی مضمحل کیا اور اس کے احساس نے ان کے دماغ اور اعصاب پر بھی اثر ڈالا اور اب وہ پھر اسی طرح مریض اور زیر علاج ہیں جس طرح اپریشن سے پہلے تھے اور ان کی بیماری سے وقفہ وہ سارے کام پھر تعطل اور التوا میں پڑ گئے جن کے شروع ہونے کی توقع پیدا ہو چکی تھی۔

اگرچہ وقت کے حالات کے تقاضے بہت کچھ تھے اور اس تحریک کے سلسلہ میں اندر اور باہر سے آگے کے قدم کے لیے نئے مطالبات پوری قوت کے ساتھ شروع ہو گئے تھے لیکن امیر جماعت کی اس بیماری کی وجہ سے اس اثنا میں ہماری کوشش صرف یہی ہے کہ کسی طرح جماعت کے چلتے ہوئے کاموں کو جوں توں سنبھالے رکھنے کی کوشش کی جائے اور دعوت کے بنیادی کاموں کو مضبوط کیا جائے تاکہ آئندہ جو قدم بھی اٹھے وہ کمزور نہ اٹھے۔ ہم کو اس کوشش میں کامیابی ہوئی یا نہیں اور اگر ہوئی ہے تو کس حد تک ہوئی ہے اس کا بہتر اندازہ ہم سے زیادہ دوسرے کر سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بحالات موجودہ یہ زیادہ سے زیادہ ہے جو ہم کر سکے ہیں اور جب تک امیر جماعت پوری طرح صحتیاب ہو کر سارے کاموں کو خود سنبھال لینے کے قابل نہ ہو جائیں اس وقت تک ہم پیچ کاروں سے اگر اتنا ہی بن آئے کہ ہم بنے ہوئے کاموں کو بگاڑ نہ دیں تو ہم سمجھیں گے کہ ہم اپنے ضعف ہمت کے باوجود توفیق الٰہی سے محروم نہیں رہے اور اگر کام کو آگے نہ بڑھا سکے تو کم از کم اتنا تو کر سکے کہ اس کو گرنے سے بچا سکے۔ جو رفقاء اور مخلصین اس کام میں ہمارے ساتھ شریک ہیں ان سے درخواست ہے کہ ہماری اس مجبوری اور پریشانی پر نگاہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے برابر دعا کریں کہ وہ مولانا کو اس بیماری سے نجات دے اور اقامت دین کے جس جہاد کے لیے ہم اٹھے ہیں اس کے لیے ہمیں وہ ہمت [illegible] قوت [illegible] عطا فرمائے اور پست ہمت اور کمزور ہونے سے محفوظ رکھے۔

اس سفر کے دوران میں بعض رفقائے جماعت اور دوسرے مخلصین سے یہ معلوم ہوا کہ بعض علمی و دینی حلقوں میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ ہم خدانخواستہ ملک کے دینی و مذہبی مراکز کے ارباب حل و عقد اور ان کے دوسرے کارکنوں سے ملنے جلنے میں کوئی عار محسوس کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ ان سے مل کر اور بالمشافہ گفتگو کر کے استمالت و محبت سے ان کو اس دعوت سے قریب کریں، چاہتے ہیں کہ قلم اور زبان کے زور سے ان کو مرعوب اور اس دعوت کو قبول کرنے پر مجبور کریں۔ مجھ کو یہ بھی بتایا گیا کہ ہمارے اس طرز عمل کی وجہ سے بعض حلقوں میں اچھی خاصی غلط فہمیاں